سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

جمعۃ المبارک، 12-جون 2015

(یوم الجمع، 24-شعبان المعظم 1436ھ)

سولہویں اسمبلی: پندرہواں اجلاس

جلد 15: شمارہ 3

221

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 12۔جون 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

(اے) بجٹ کا پیش کیا جانا

1۔ سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 2015-16

وزیر خزانہ سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 2015-16 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال 2014-15

وزیر خزانہ ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال 2014-15 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

3۔ مسودہ قانون مالیات پنجاب 2015

وزیر خزانہ مسودہ قانون مالیات پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس پنجاب 2015

وزیر خزانہ مسودہ قانون انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

(سی) قواعد اور ترامیم کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

5۔ قانون خدمات پر سیلز ٹیکس پنجاب مصدرہ 2012 کی دفعہ 5(3) کے تحت دوسرے شیڈول میں ترامیم اور متذکرہ قانون کی دفعہ 76(2) کے تحت وضع کردہ قواعد

وزیر خزانہ قانون خدمات پر سیلز ٹیکس پنجاب مصدرہ 2012 کے دوسرے شیڈول میں ترامیم سے متعلق اعلامیہ جات اور متذکرہ قانون کے تحت وضع کردہ قواعد ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

223

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا پندرہواں اجلاس

جمعتہ المبارک،12۔جون 2015

(یوم الجمع،24۔شعبان المعظم1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ
لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ اٰمَنَ اَھْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ مِنْهُمُ
الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَ
اِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝

سورۃ آل عِمرَان آیات 109تا111

اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور سب کاموں کا رجوع (اور انجام) اللہ ہی کی طرف ہے (109) (مومنو) جتنی امتیں (یعنی قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہت اچھا ہوتا۔ ان میں ایمان لانے والے بھی ہیں (لیکن تھوڑے) اور اکثر نافرمان ہیں (110) اور یہ تمہیں خفیف سی تکلیف کے سوا کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر تم سے لڑیں گے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے پھر ان کو مدد بھی (کہیں سے) نہیں ملے گی (111)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضورؐ میری تو ساری بہار آپؐ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپؐ سے ہے
میری تو ہستی ہی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہے مجھے سارا پیار آپؐ سے ہے
سیاہ کار ہوں آقا بڑی ندامت ہے
قسمِ خدا یہ میرا وقار آپؐ سے ہے
کہاں ارضِ مدینہ کہاں میری ہستی
یہ حاضری کا سبب بار بار آپؐ سے ہے

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سب سے پہلے حکومتی ممبران سے گزارش کروں گا کہ وہ اپوزیشن ممبران کے بنچوں کو چھوڑ کر اپنی سائیڈ پر تشریف لے آئیں ان کی سیٹوں پر کوئی نہ بیٹھے، مہربانی۔ میں اپوزیشن کے ممبران سے بھی گزارش کروں گا کہ وہ اندر تشریف لے آئیں ہم آپ کو welcome کریں گے۔

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات "بول کو بولنے دو" کی نعرے بازی
کرتے ہوئے پریس گیلری سے واک آؤٹ کر گئے)

جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ آج کا دن گورنر پنجاب نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ134 کے تحت بجٹ پیش کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ میں وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا صاحبہ کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ تقریر کا آغاز کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

میری اپوزیشن ممبران سے گزارش ہو گی کہ وہ اندر تشریف لے آئیں آپ کی سیٹیں خالی ہیں۔ جی، وزیر خزانہ!

سالانہ بجٹ بابت سال 2015−16 پر وزیر خزانہ کی تقریر

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں اپنے اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں جس نے مجھے یہ اعزاز بخشا کہ میں آج اس معزز ایوان کے سامنے حکومت پنجاب کا بجٹ برائے مالی سال 2015-16 پیش کر رہی ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: جی، welcome

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! یہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی منتخب حکومت کا تیسرا بجٹ ہے اور ہماری حکومت کی ترجیحات اور پالیسیوں میں تسلسل کا آئینہ دار ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! منتخب نمائندوں کی تذلیل کی جا رہی ہے، غلط بیانی ہو رہی ہے۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر!

2۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج ہمیں ان ترجیحات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی مدبرانہ قیادت اور راہنمائی حاصل ہے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی ان ترجیحات کا مقصد پنجاب کو ایک ایسا صوبہ بنانا ہے جہاں ایک عام آدمی کی رسائی صحت اور تعلیم سمیت زندگی کی تمام سہولتوں تک ممکن ہو، جہاں تعلیم یافتہ اور ہنر مند نوجوانوں کو روزگار کے وسیع تر مواقع میسر آسکیں، جہاں صنعت، زراعت اور گھریلو استعمال کے لئے وافر بجلی دستیاب ہو، جہاں کی رواں دواں صنعتیں اور سرسبز زراعت ایک خوشحال پاکستان کی ضامن ہوں، جہاں قانون کی حکمرانی اور انصاف کی بالادستی ہو، جہاں کے شہری ہر طرح کے تشدد اور دہشت گردی کے خوف سے آزاد، پُرامن اور مطمئن زندگی گزار سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"ظلم کے یہ ضابطے ہم نہیں مانتے" کی نعرے بازی)

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر!

3۔ حکومت پنجاب نے صوبے میں ترقی کے اہداف کے حصول کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے وژن کے مطابق ایک جامع Economic Growth Strategy ترتیب دی ہے۔ اس میں Strategy کے نمایاں اہداف معزز ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہوں۔

- صوبے کی معاشی ترقی کی شرح 2018 تک سات سے آٹھ فیصد تک لے کر جانا۔
- نوجوانوں کو روزگار کی فراہمی کے لئے سالانہ دس لاکھ مواقع پیدا کرنا۔
- 2018 تک صوبے میں Private Investment کو دگنا کرنا۔
- دہشت گردی کے خاتمے اور صوبے کے عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لئے تمام ممکنہ اقدامات کو یقینی بنانا۔
- برآمدات میں اضافے کی شرح کو 15 فیصد تک لے جانا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

4۔ ترقی اور خوشحالی کی اس منزل کا حصول صوبے کی معیشت کے استحکام اور اقتصادی شرح نمو میں اضافے پر منحصر ہے اور یہ اضافہ قومی زندگی کے مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری بڑھائے بغیر ممکن نہیں۔ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ ترقی اور روزگار کے حوالے سے مطلوبہ اہداف حاصل کرنے کے لئے صرف حکومتی سرمایہ کاری کافی نہیں ہو سکتی۔ یہ وجہ ہے کہ حکومت پرائیویٹ خصوصاً غیر ملکی سرمایہ کاری کو صوبے کی طرف راغب کرنے کی ایک مربوط اور جامع پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ توانائی اور انفراسٹرکچر سمیت مختلف شعبوں میں غیر ملکی اور نجی سرمایہ کاروں کی دلچسپی اور شمولیت ہماری اسی پالیسی کی کامیابی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مسلم لیگ (ن) کی حکومت کو پاکستان کی تاریخ کی سب سے بڑی غیر ملکی سرمایہ کاری لانے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔(نعرہائے تحسین)

میری مراد چین کی طرف سے پاکستان میں 46۔ارب ڈالر کے تاریخی پیکیج کا اعلان ہے۔ میرا یقین ہے کہ یہ سرمایہ کاری ملکی معیشت کی تقدیر بدل دے گی۔ ملک میں روزگار کے بے شمار مواقع پیدا ہوں گے اور پاکستان میں ترقی اور خوشحالی کے ایک شاندار دور کا آغاز ہو گا۔ یہ تاریخی پیکیج پاک چین دوستی کی علامت ہونے کے ساتھ ساتھ وزیراعظم پاکستان محمد نواز شریف کی قیادت اور پاکستانی عوام پر چین کے غیر معمولی اعتماد کا عکاس ہے۔

جناب سپیکر!

5۔ میں اس موقع پر وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی دو برسوں پر محیط ان انتھک کوششوں کو خراج تحسین پیش کرنا ضروری سمجھتی ہوں جو انہوں نے وزیراعظم پاکستان کی ٹیم کے ایک رکن کے طور پر اس پیکیج کو ممکن بنانے کے لئے کیں۔

جناب سپیکر! بجلی کے بحران اور لوڈشیڈنگ کے ستائے ہوئے عوام کے لئے اس سے بڑی خوشخبری اور کیا ہو سکتی ہے کہ 46۔ارب ڈالر کے پیکیج میں سے 34۔ارب ڈالر کی خطیر رقم صرف بجلی پیدا کرنے پر صرف کی جائے گی۔(نعرہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"شیم، شیم" کی نعرے بازی)

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر!

6- مقام افسوس ہے کہ جس وقت پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت پاکستان کو اندھیروں سے نجات دلانے کے لئے اپنے دن رات ایک کئے ہوئے تھی پاکستان کے عوام اس تاریخی معاہدے پر دستخطوں کے لئے اپنے عظیم دوست ملک چین کے صدر کی آمد کے لئے چشم براہ تھے عین اس وقت کچھ لوگ پاکستان کے دارالحکومت میں دھرنوں کی آڑ میں اس دورے کو منسوخ کرانے کی ناپاک سازشوں میں مصروف تھے۔ مقام شکر ہے کہ ہماری قیادت کی بے مثال فراست، سیاسی جماعتوں کے مثالی عزم اور عوام کے تاریخی اتحاد کے نتیجے میں اس سازش کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"شیم، شیم" کی مسلسل نعرے بازی)

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر!

7- میں سمجھتی ہوں کہ احتجاج اور انتشار کی سیاست کے ان پانچ مہینوں نے قوم پر عوام دشمن اور عوام دوست قیادت کا فرق واضح کر دیا ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلم لیگ (ن) کی قیادت پورے اعتماد کے ساتھ عوام کی ترقی اور خوشحالی کے ان مخالفوں کو یہ کہہ سکتی ہے کہ:

تیری پسند تیرگی، میری پسند روشنی
تو نے دیا بجھا دیا، میں نے دیا جلا دیا
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

8- یہ معزز ایوان اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ ہماری حکومت نے معیشت کی بہتری کا سفر ابھی شروع کیا تھا کہ اسے شدید ترین سیلاب کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ ہمارے لئے یہ امر باعث اعزاز ہے کہ حکومت پنجاب آزمائش کی اس گھڑی میں سیلاب سے متاثرہ عوام کے ساتھ کھڑی رہی۔ نارووال سے لے کر مظفر گڑھ تک شاید ہی کوئی گاؤں یا علاقہ ایسا ہو جہاں

وزیراعلیٰ پنجاب سیلاب میں گھرے ہوئے اپنے مصیبت زدہ بہن بھائیوں کی دلگیری کے لئے خود نہ پہنچے ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"شیم شیم" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

9۔ حکومت پنجاب نے اپنے وسائل سے سیلاب سے متاثرہ افراد کی فوری بحالی پر تقریباً 20۔ارب روپے کی خطیر رقم صرف کی۔یہ رقم "خادم پنجاب امدادی پیکج" کے تحت انتہائی شفاف طریقے سے متاثرین سیلاب میں تقسیم کی گئی۔تقسیم کے اس عمل کی شفافیت کو بین الاقوامی سطح پر بھی سراہا گیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جھوٹ جھوٹ" کی مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر!

10۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت دعووں پر نہیں ، عمل پر یقین رکھتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہم نے راستے میں آنے والی تمام تر مشکلات اور رکاوٹوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اپنے تمام تر اعلانات اور وعدوں پر ممکنہ حد تک عملدرآمد کیا۔ہم نے اس امر کو یقینی بنایا کہ اپنے ترقیاتی وفلاحی پروگرام کو زیادہ سے زیادہ وسائل فراہم کئے جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے سامنے نیچے بیٹھ گئے)

جناب سپیکر!

11۔ مالی سال 16-2015 کی کل آمدن کا تخمینہ 1447۔ارب 24 کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔جس میں 888۔ارب 50 کروڑ روپے Federal Divisible Pool میں ٹیکسوں کی مد میں صوبائی حصہ جو کہ این ایف سی ایوارڈ کے تحت حاصل ہوگا۔علاوہ ازیں وفاقی حکومت سے Straight Transfer کی مد میں 31۔ارب 4 کروڑ روپے ملنے کی توقع ہے۔مزید برآں صوبائی ریونیو میں 256۔ارب 7 کروڑ روپے کی آمدن متوقع ہے جس میں ٹیکسوں کی مد میں 107۔ارب 59 کروڑ روپے اور Non-tax کی مد میں 95۔ارب 47 کروڑ روپے شامل ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

12۔ مالی سال 2015-16 کے جاری اخراجات کا کل تخمینہ 1447۔ارب 24 کروڑ روپے ہے۔ آئندہ مالی سال 2015-16 کا سالانہ ترقیاتی پروگرام 400۔ارب روپے کا ترتیب دیا گیا ہے لہذا جاری اخراجات میں 7.6 فیصد اور ترقیاتی بجٹ میں 15.9 فیصد اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جھوٹ جھوٹ" کی مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر!

13۔ آئندہ مالی سال کا بجٹ قومی زندگی کے مختلف شعبوں میں ہماری ترجیحات کا آئینہ دار ہے۔ تعلیم کا شعبہ ہماری اولین ترجیحات میں شامل ہے جس کے لئے بجٹ میں صوبائی اور ضلعی سطح پر مجموعی طور پر سب سے بڑی رقم یعنی تقریباً 310۔ارب 20 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ یہ رقم کل بجٹ کا 27 فیصد ہے۔ اسی طرح صحت عامہ کے شعبے میں 166۔ارب 13 کروڑ روپے کی خطیر رقم رکھی گئی ہے جو کہ بجٹ کا 14 فیصد ہے۔ عوام کی ترقی اور زراعت کے فروغ کے لئے مجموعی طور پر مختلف شعبوں میں 144۔ارب 47 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ کل بجٹ کا 12½ فیصد ہے۔ امن عامہ کی فراہمی پر آئندہ مالی سال میں 109۔ارب 25 کروڑ روپے صرف کئے جائیں گے جو کہ کل بجٹ کا 9½ فیصد ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ساڈا حق ایتھے رکھ" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

14۔ دہشت گردی کے علاوہ توانائی کا بحران اس وقت پاکستان کے لئے سنگین ترین مسئلے کی حیثیت رکھتا ہے۔ ملک میں بجلی کی پیداوار میں اضافے اور توانائی کے بحران کو ختم کرنے کے لئے 2013 میں وزیراعظم پاکستان محمد نواز شریف کی قیادت میں برسراقتدار آنے والی مسلم لیگ (ن) کی وفاقی حکومت کی انتھک کوششیں کسی وضاحت کی محتاج نہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

15۔ اس وقت پنجاب میں وفاقی حکومت اور پنجاب کی صوبائی حکومت کے تحت مجموعی طور پر توانائی کے 618۔ارب روپے کے منصوبے زیر تکمیل ہیں۔ان منصوبوں میں حکومت پنجاب 298۔ارب روپے کی خطیر رقم کی سرمایہ کاری کر رہی ہے جبکہ پنجاب میں لگنے والے بجلی کے ان منصوبوں میں چین کی طرف سے 360۔ارب روپے کی سرمایہ کاری کی جائے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جھوٹ جھوٹ" کی مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر!

16۔ اب میں پنجاب میں زیر تکمیل توانائی کے منصوبوں کی کچھ تفصیلات اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہوں گی۔ساہیوال میں 1320 میگاواٹ کے کوئلے سے چلنے والے بجلی گھر پر کام کا آغاز ہو چکا ہے جس پر 180۔ارب روپے لاگت آئے گی۔

جناب سپیکر!

17۔ جنوبی پنجاب میں بہاولپور کے ریگستانی علاقے میں ،جہاں سوائے ریت کے ٹیلوں کے کچھ بھی نہ تھا،وہاں پاکستان کا سب سے پہلا اور سب سے بڑا شمسی توانائی پر مبنی "قائداعظم سولر پارک" قائم کیا جا چکا ہے ،جہاں سے ایک سو میگاواٹ بجلی حاصل کی جا رہی ہے۔اس سولر پارک میں مزید 900 میگاواٹ کا شمسی توانائی کا منصوبہ شروع کر دیا گیا ہے۔اس منصوبے پر 135۔ارب روپے لاگت آئے گی۔یہ منصوبہ انشاءاللہ اگلے سال مکمل ہو جائے گا۔اس منصوبے کے نتیجے میں جنوبی پنجاب میں نہ صرف معاشی سرگرمیوں کو فروغ ملے گا بلکہ صنعتی اور زرعی شعبے میں علاقے کے عوام کے لئے روزگار کے بے شمار مواقع میسر آئیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

18۔ پنڈدادن خان کے مقام پر تین سو میگاواٹ بجلی کا پراجیکٹ لگایا جا رہا ہے۔45۔ارب روپے مالیت کے اس منصوبے میں بجلی پیدا کرنے کے لئے مقامی کوئلہ استعمال کیا جائے گا۔

انشاءاللہ یہ تینوں منصوبے جن کا ذکر میں نے کیا ہے 2017 کے اختتام تک دو ہزار چھ سو ساٹھ میگاواٹ بجلی پیدا کرنا شروع کر دیں گے۔(نعرہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم شیم" کی مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر!

19۔ حکومت پنجاب بھکھی، ضلع شیخوپورہ میں 110۔ارب روپے کی لاگت سے گیس سے چلنے والا 1200 میگاواٹ کا پاور پلانٹ شروع کر رہی ہے۔یہ منصوبہ انشاءاللہ ابتدائی مرحلے میں مارچ 2017 میں بجلی فراہم کرنا شروع کر دے گا اور 2017 کے آخر تک اس منصوبے سے مکمل capacity کے مطابق بجلی حاصل کی جا سکے گی۔آئندہ مالی سال میں اس منصوبے کے لئے 15۔ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔(نعرہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جھوٹ جھوٹ" کی مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر!

20۔ ان بڑے منصوبوں کے علاوہ حکومت پنجاب علاقائی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے چھوٹے منصوبوں پر بھی کام کر رہی ہے۔سندر انڈسٹریل اسٹیٹ، لاہور اور فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ میں 110 میگاواٹ کے کوئلے سے چلنے والے منصوبوں پر عملدرآمد کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ان دونوں منصوبوں پر 33۔ارب روپے کی لاگت آئے گی۔پنجاب میں لوڈ سنٹرز کے قریب 150 میگاواٹ کے کوئلے سے چلنے والے چار پاور پلانٹس لگائے جا رہے ہیں جن پر 90۔ارب روپے لاگت آئے گی۔یہ پاور پلانٹس لاہور، ملتان، فیصل آباد اور سیالکوٹ میں لگائے جائیں گے۔(نعرہائے تحسین)

جناب سپیکر!

21۔ حکومت پنجاب نے 10۔ارب روپے کی لاگت سے 20 میگاواٹ بجلی کے چار ہائیڈل پاور پراجیکٹس مرالہ، پاکپتن، چیانوالی اور Deg Outfall میں شروع کئے ہیں۔مرالہ اور پاکپتن کے منصوبے تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔امید کی جاتی ہے کہ ان دونوں منصوبوں سے بجلی اسی سال ستمبر میں پیدا ہونا شروع ہو جائے گی۔اس طرح چیانوالی اور Deg Outfall کے منصوبے بھی جون 2016 تک مکمل ہو جائیں گے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران کی "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

22۔ پنجاب میں توانائی کے شعبے کو بھی سرمایہ کاری کی طرف راغب کیا جا رہا ہے۔ رحیم یار خان اور مظفر گڑھ میں 1320 میگاواٹ کے دو Power Plants کے منصوبے نجی شعبے کے حوالے کئے جائیں گے۔ صوبہ بھر میں شمسی توانائی سے بجلی پیدا کرنے کے لئے پچاس Sites نجی شعبے کو پیش کی گئی ہیں جن پر نجی شعبے کے سرمایہ کاروں کی جانب سے دلچسپی کا اظہار کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

23۔ مجھے پختہ یقین ہے کہ یہ منصوبے توانائی کے بحران پر قابو پانے اور عوام کو لوڈشیڈنگ کے عذاب سے نجات دلانے میں بے حد مددگار ثابت ہوں گے۔

جناب سپیکر!

24۔ موجودہ حکومت صوبے کی تاریخ میں پہلی مرتبہ معدنی ذخائر سے استفادہ کرنے کے لئے ایک مؤثر، مربوط اور نتیجہ خیز حکمت عملی پر گامزن ہے۔ معدنیات کے شعبے کے لئے مالی سال 2015-16 میں 2 ارب 17 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ ضلع چنیوٹ میں رجوعہ کے مقام پر لوہے اور تانبے کے وسیع ذخائر کی دریافت حکومت کی اسی حکمت عملی کا ثمر ہے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران کی
"جھوٹ ہے، جھوٹ ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

25۔ رجوعہ کے ان ذخائر کے ساتھ ماضی میں جس مجرمانہ غفلت اور بددیانتی کا مظاہرہ کیا گیا اس کی تفصیل ایک دردناک داستان سے کم نہیں۔ پچھلی حکومت نے بغیر کسی ٹینڈر کے اس کی تلاش ایک ایسی نام نہاد کمپنی کو دے دی جس کا معدنی ذخائر کی تلاش سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں تھا۔ پچھلی حکومت کا یہ اقدام ملکی وسائل پر ڈاکہ زنی سے کم نہیں تھا۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ موجودہ حکومت کے تحت Transparency اور Rules and Regulations کے اعلیٰ ترین تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے عالمی ٹینڈرز کے بعد یہ کام

برادر ملک چین کی ایک ایسی کمپنی کو دیا گیا ہے جس کا شمار متعلقہ شعبے میں دنیا کی بہترین کمپنیوں میں ہوتا ہے۔

جناب سپیکر!

26۔ زراعت ہماری ملکی معیشت کے لئے رگ حیات کا درجہ رکھتی ہے۔صوبے کی پینتالیس فیصد آبادی کا روزگار زراعت سے وابستہ ہے اور مجموعی قومی پیداوار میں زرعی شعبے کا حصہ اکیس فیصد ہے۔ہماری قومی برآمدات میں زراعت کا حصہ 60فیصد ہے۔حکومت پنجاب زرعی شعبے کو جدید خطوط پر استوار کرتے ہوئے ایک ایسے فعال شعبے میں تبدیل کرنا چاہتی ہے جو نہ صرف Food Security Challenges سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتا ہو بلکہ بین الاقوامی معیار کی مصنوعات بھی پیدا کر سکے۔

جناب سپیکر!

27۔ کاشتکاروں کو ان کی زرعی پیداوار کی مناسب قیمت دلائے بغیر زرعی ترقی کی منزل حاصل نہیں کی جا سکتی۔کون نہیں جانتا کہ دیہات میں ذرائع آمدورفت کی موجودہ انتہائی قابل افسوس صورتحال کی وجہ سے ہمارے کسانوں کی پیدا کی ہوئی اجناس بروقت منڈیوں میں پہنچ پاتی ہے اور نہ ان کی مناسب قیمت ملتی ہے۔حکومت پنجاب نے زرعی اجناس کی سستی نقل و حمل کے لئے صوبہ بھر کے دیہی علاقوں میں مرحلہ وار پروگرام کے تحت 150۔ارب روپے کی مالیت سے نئی سڑکیں مکمل طور پر carpeted ہوں گی اور ہر سڑک کے دونوں طرف دو دو فٹ کا treated shoulders ہو گا۔حکومت نے اس منصوبے کے لئے آئندہ مالی سال میں 52۔ارب روپے مختص کئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران کی "جھوٹ ہے ،جھوٹ ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

28۔ حکومت نے گزشتہ برسوں میں ایسے فصلوں کی پیداوار میں اضافے کے لئے کئی ایسے اقدامات کئے جن کے بہتر اور حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوئے ہیں۔پنجاب میں irrigated Agriculture کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لئے 21۔ارب روپے کے میگاواٹ Punjab Irrigated Agricultural Productivity Improvement

Project پر عملدرآمد جاری ہے ۔اس منصوبے کے تحت حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی سبسڈی کے ذریعے ایک لاکھ 20ہزار ایکڑ رقبہ پر Drip and Sprinkler Irrigation کی تنصیب کی گئی اور نو ہزار Water Courses کی اصلاح کی گئی ہے ۔آئندہ مالی سال کے دوران اس پراجیکٹ کے لئے 4۔ارب 98کروڑ روپے کی رقم مختص کی جارہی ہے ۔

جناب سپیکر!

29۔ آئندہ مالی سال میں حکومت چھوٹے کاشتکاروں کو سستے ٹریکٹر فراہم کرنے کے لئے 5۔ارب روپے کی سبسڈی مہیا کررہی ہے جس سے کسانوں کو 25ہزار ٹریکٹر ماضی کی طرح میرٹ کی بنیاد پر نہایت شفاف طریقے سے فراہم کئے جائیں گے۔ٹریکٹرز کے علاوہ کسانوں کو دیگر زرعی آلات اور اشیاء فراہم کرنے کے لئے ایک ارب روپے سے زائد رقم مختص کرنے کی تجویز ہے ۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران نے
"سفید جھوٹ ،سفید جھوٹ "کی نعرے بازی کی)

جناب سپیکر!

30۔ صوبے میں ایک جامع منصوبے کے تحت بیراجوں کی مرمت اور بحالی کے کام کاآغاز کیاجاچکا ہے ۔جناح بیراج کی بحالی کا منصوبہ 12۔ارب 67کروڑ روپے کی لاگت سے آئندہ مالی سال میں پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا جس کے لئے بجٹ میں 90کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے ۔23۔ارب 44کروڑ روپے کی مالیت سے زیر تعمیر نئے خانکی بیراج کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 6۔ارب 15کروڑ روپے کی خطیر رقم رکھی گئی ہے ۔سیالکوٹ ،کاموکی اور اس کی ملحقہ آبادیوں کو سیلاب سے بچانے کے لئے ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت 8۔ارب روپے کی مالیت کے منصوبے تیار کئے گئے ہیں ۔آئندہ مالی سال میں آبپاشی کے نظام کو بہتر بنانے کی غرض سے محکمہ آبپاشی کے لئے 50۔ارب 83کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے ۔

جناب سپیکر!

31۔ اس وقت ملکی پیداوار میں لائیو سٹاک کا حصہ تقریباً 12فیصد اور زرعی پیداوار میں 56فیصد ہے ۔آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے لئے 8۔ارب 59کروڑ روپے مختص کئے جارہے ہیں ۔ اس سلسلے میں ایک اہم Initiative صوبے میں مویشی پالنے اوران کا کاروبار کرنے والے

غریب کسانوں کو بھتہ مافیا سے نجات دلانے کے لئے خادم پنجاب کی ہدایت پر یکم جولائی 2014 سے جانوروں کی خرید وفروخت پر منڈی مویشیاں میں عائد کردہ فیس کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔اب ان منڈیوں کا انعقاد Divisional Level پر قائم کی گئی Management Committee کو دیا گیا ہے۔موجودہ مالی سال میں حکومت پنجاب نے شیخوپورہ اور فیصل آباد میں تمام ضروری سہولتوں سے آراستہ دو ماڈل مویشی منڈیاں قائم کی ہیں۔آئندہ مالی سال میں 80 کروڑ روپے کی لاگت سے مزید ماڈل مویشی منڈیوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف کے معزز ممبران کی
"گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

32۔ کاشتکاروں کے مفادات کا تحفظ ہماری حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ہم نے ہر مرحلے پر اس امر کو یقینی بنایا کہ صوبے کے کاشتکاروں کو ان کی محنت کا پورا پورا معاوضہ ملے۔گزشتہ دنوں حکومت پنجاب نے مل مالکان سے کاشتکاروں کو گنے کی 180 روپے فی من مقررہ قیمت دلانے میں جو کسان دوست کردار ادا کیا اس سے ہم سب اچھی طرح آگاہ ہیں۔(نعرہائے تحسین)

جناب سپیکر!

33۔ پینے کا صاف پانی زندگی کی ایک ایسی بنیادی ضرورت ہے جس پر ہر فرد کا حق ہونا چاہئے لیکن آج ہمارے شہروں اور دیہات میں مقیم عوام کی بڑی تعداد اس بنیادی ضرورت سے محروم ہے۔حکومت پنجاب نے اپنے عوام کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے ایک عظیم منصوبہ تشکیل دیا ہے۔عوام کو صاف پانی کی فراہمی کے اس منصوبے کا آغاز جنوبی پنجاب کے دیہات سے جلد کیا جا رہا ہے۔ہمارا عزم ہے کہ ہم انشاءاللہ "پنجاب صاف پانی پروگرام" کے تحت آئندہ تین سالوں کے دوران 70۔ارب روپے کی خطیر رقم سے صوبہ بھر کے دیہات میں 4 کروڑ سے زائد افراد کو صاف اور محفوظ پانی کی سہولت فراہم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے،70 بلین روپے کے اس منصوبے سے صاف پانی سے محروم جتنے بھی افراد ہیں انشاءاللہ

ان کی 100 فیصد coverage ہو جائے گی۔ حکومت پنجاب نے مالی سال 16-2015 کے دوران اس منصوبے کے لئے 11۔ارب روپے کی رقم مختص کی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

34۔ تاریخ اس امر کی گواہ ہے کہ دنیا کی کوئی قوم تعلیم کو فروغ دیئے بغیر ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتی۔اہل دانش تعلیم کے شعبے میں صرف ہونے والے وسائل کو اخراجات نہیں بلکہ قوموں کے بہتر مستقبل کے لئے سرمایہ کاری تصور کرتے ہیں۔حکومت پنجاب نے اسی حقیقت کے پیش نظر اگلے مالی سال میں تعلیم کے شعبے میں صوبائی اور ضلعی سطح پر مجموعی طور پر تقریباً 310۔ارب 20 کروڑ روپے مختص کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں، یہ رقم کل بجٹ کا تقریباً 27 فیصد ہوگی۔تعلیم کے شعبے میں ہونے والی پیشرفت کی نگرانی وزیراعلیٰ پنجاب بذات خود Stock-take کے ذریعے کرتے ہیں جس کے نتیجے میں تعلیم کے فروغ اور تعلیمی معیار میں اضافے کے حوالے سے خاطر خواہ پیشرفت سامنے آئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

35۔ ہماری حکومت نے معاشی طور پر پسماندہ مگر ذہین طلباء کو معیاری تعلیم مہیا کرنے کے لئے چودہ دانش سکول قائم کئے ہیں جبکہ اگلے مالی سال میں صوبے کے پسماندہ علاقوں میں چار نئے دانش سکول قائم کئے جائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

36۔ ترقیاتی بجٹ سے 990 ہائی سکولز میں کمپیوٹر لیب کی تنصیب، 7500 سکولوں میں missing facilities کی فراہمی، 4727 سکولوں کی بلڈنگز کی دوبارہ تعمیر، سکولوں میں 24500 اضافی کمروں کی تعمیر اور 500 نئے سکول کھولے جائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

37۔ اگلے مالی سال میں ہائر ایجوکیشن کے شعبے میں نئے کالجز اور یونیورسٹیوں کے قیام کے علاوہ موجودہ کالجوں میں اضافی سہولتیں یعنی کلاس روم اور لیبارٹریز مہیا کی جائیں گی۔آئندہ مالی سال میں وہاڑی میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کے سب کیمپس کا قیام عمل میں لایا جائے گا جبکہ جھنگ اور ساہیوال میں نئی یونیورسٹیاں قائم کی جائیں گی۔

جناب سپیکر!

38۔ صحت عامہ کا تحفظ اور صوبے کے عوام کو علاج معالجہ کی مناسب اور بروقت سہولتیں پہنچانا حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔صحت کے شعبہ میں اگلے مالی سال 2015-16 کے لئے صوبائی اور ضلعی سطح پر مجموعی طور پر تقریباً 166۔ارب 13 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں جو کہ بجٹ کا 14فیصد ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

39۔ صحت عامہ کے فروغ اور عوام کو علاج کی سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے 2014-15 میں ہیلتھ سیکٹر ریفارمز روڈ میپ پروگرام شروع کیا گیا تھا۔اس روڈ میپ پروگرام کی نگرانی جناب وزیراعلیٰ پنجاب باقاعدگی سے stock-take کے ذریعے کرتے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت 700 بنیادی مراکز صحت کو علاج معالجہ کے جدید سنٹرز میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔اسی طرح ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی موجودگی، دواؤں کی دستیابی اور ضروری آلات جراحی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے مؤثر اقدامات کئے گئے ہیں۔حکومت نے اس مقصد کے لئے سپیشلسٹ ڈاکٹروں کے لئے ایک ارب 41 کروڑ روپے کا نہایت پرکشش اور خصوصی incentive package منظور کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

40۔ آئندہ مالی سال میں صحت کے شعبے میں کئے جانے والے چیدہ چیدہ اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. حکومت پنجاب نے جنرل کیڈر ڈاکٹروں کی بروقت ترقیوں کے لئے تاریخی اقدامات کرتے ہوئے وزیراعلیٰ پنجاب کی خصوصی ہدایت پر موجودہ مالی سال 2014-15 میں Four Tier Structure کے تحت گریڈ 18 سے 20 تک ڈاکٹرز کی دس ہزار سے زائد نئی اسامیاں پیدا کی جاچکی ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف ہسپتالوں کے لئے 8400 مزید اسامیاں بھی منظور کی گئی ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)
2. صوبائی ہسپتالوں میں ادویات کی فراہمی کے لئے اگلے مالی سال 2015-16 میں 10۔ارب 82 کروڑ روپے رکھنے کی تجویز ہے۔

3. صوبے میں غریب ترین طبقہ کو Health Cover مہیا کرنے کے لئے Health Insurance Scheme کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ اس سکیم کے پہلے مرحلے میں آٹھ اضلاع شامل کئے گئے ہیں جس کے لئے 2۔ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

4. مظفر گڑھ میں ترکی کی مدد سے بنائے جانے والے رجب طیب اردگان ہسپتال کی توسیع کے لئے ایک ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

5. صوبے کے دور دراز علاقوں میں صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لئے موبائل ہیلتھ یونٹ کے منصوبے میں بھی توسیع کی جا رہی ہے۔ جس کے لئے ایک ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

41۔ پاکستان کے ہسپتالوں میں جگر کی پیوند کاری کی سہولت موجود نہیں ہے۔ اس وقت بے شمار کم وسیلہ اور غریب افراد علاج کی عدم دستیابی اور بیرونی ممالک تک رسائی کے لئے مطلوب وسائل نہ ہونے کی وجہ سے جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ اس درد اور تکلیف کا احساس کرتے ہوئے حکومت پنجاب ایک State of the Art Pakistan Kidney and Liver Institute and research Centre پر کام شروع کر چکی ہے۔ اس منصوبے کے لئے 16-2015 میں 3۔ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

42۔ ہمارے سرکاری اور نجی شعبے میں نوجوانوں کی اہلیت اور ان کی تعلیم کے مطابق روزگار کے وافر مواقع موجود نہیں ہیں۔ دوسری طرف ہمارے صنعتی شعبے کو ہنر مند افراد کی کمی کی وجہ سے مشکلات کا سامنا ہے۔ اس صورتحال کے پیش نظر حکومت نے صوبے میں موجود فنی تربیت کے بہترین اداروں میں عالمی معیار کے کورسز میں تربیت دینے کے لئے آئندہ مالی سال میں 4۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔ اس پروگرام کے نتیجے میں 2018 تک بیس لاکھ نوجوانوں کو ایسے شعبوں میں جن کی ہماری صنعتوں اور بین الاقوامی منڈیوں میں ضرورت ہے تربیت دے کر مقامی اور بین الاقوامی سطح پر روزگار حاصل کرنے کے قابل بنا دیا جائے گا۔ یہ دو ملین ڈالر کا skill development programme ہماری Economic growth strategy کا ایک important pillar ہے جو کہ آج کی یوتھ کی زندگیاں بدلنے کی ضمانت دے رہا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر کچھ معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر
اور کچھ معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے سامنے فرش پر
بیٹھ کر کورس کی صورت میں جھوٹا بجٹ اور جھوٹ کی مسلسل نعرے بازی کرتے رہے)

جناب سپیکر!

43۔ بدقسمتی سے قیام پاکستان کے بعد پاکستان کو قائداعظم محمد علی جناحؒ اور شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ کی تعلیمات کے مطابق ایک عوامی اور فلاحی مملکت بنانے کی بجائے یہاں ایسی سیاسی اور معاشی پالیسیاں بنائی گئیں جن کے نتیجے میں تمام ملکی وسائل اور زندگی کی تمام سہولتیں محض Eliteطبقے تک سمٹ کر رہ گئیں ۔۔۔

جناب سپیکر! کوئی دردمند پاکستانی اس بات سے اتفاق کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ 1971میں پاکستان کی تقسیم یقیناً ایک بڑا سانحہ تھا لیکن آج قیام پاکستان کو67سال گزرنے کے باوجود پاکستانی معاشرے کی زندگی کی بنیادی سہولتوں اور وسائل کی بنیاد پر مستقل تقسیم بھی کوئی چھوٹا سانحہ نہیں ۔

جناب سپیکر!

44۔ اس سنگین صورتحال کے خاتمے اور معاشرے کے پسماندہ، کم وسیلہ اور روایتی طور پر نظر انداز کئے گئے طبقات کے لئے زیادہ سے زیادہ وسائل فراہم کرنے کے لئے میں حکومت پنجاب کے چیدہ چیدہ منصوبوں اور اقدامات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔اس ضمن میں سب سے پہلے وزیراعلیٰ خود روزگار سکیم کا ذکر کرنا چاہوں گی۔اس سکیم کے تحت غریب افراد کو -/50,000روپے تک بلاسود قرضے فراہم کئے جاتے ہیں ۔2011سے لے کر اب تک تقریباً11۔ارب روپے کے بلاسود قرضے تقریباً پانچ لاکھ افراد کو دیئے جا چکے ہیں ۔یہ قرضے انتہائی شفاف انداز میں میرٹ کی بنیاد پر بلاسود قرضوں کے ادارے "اخوت" کے ذریعے فراہم کئے گئے۔حکومت پنجاب نے آئندہ مالی سال میں اس پروگرام کے لئے مزید2۔ارب روپے مختص کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔اس رقم سے بلاسود قرضہ لے کر کاروبار کرنے والوں کی تعداد دس لاکھ سے بھی بڑھ جائے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

45۔ حکومت پنجاب نے غریب اور کم آمدنی والے افراد کو معاشی اور معاشرتی تحفظ فراہم کرنے کے لئے حال ہی میں Punjab Social Protection Authority قائم کی ہے۔ یہ اتھارٹی آئندہ مالی سال میں 2۔ارب روپے کی لاگت سے اپنے پہلے منصوبے کا آغاز کر رہی ہے جس کے تحت صوبے میں معذور افراد کی امداد اور ان کی معاشی اور سماجی بحالی کے لئے ماہانہ وظائف دیئے جائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

46۔ حکومت لاوارث اور بے سہارا بچوں کو تحفظ اور بہتر ماحول فراہم کرنے کے لئے مختلف شہروں میں Child Protection Institute تعمیر کر رہی ہے۔رحیم یار خان میں زیر تعمیر Institute رواں مالی سال میں مکمل ہو جائے گا جبکہ بہاولپور اور ساہیوال میں 26 کروڑ روپے کی لاگت سے ایسے Child Protection Institutes کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔اس کے علاوہ بے سہارا خواتین کے لئے ملتان، لودھراں، پاکپتن، قصور، لیہ، حافظ آباد اور شیخوپورہ میں دارالامان قائم کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

47۔ زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جانے والے دوسرے طبقات کی طرح پنجاب حکومت سپیشل افراد کی فلاح و بہبود پر بھی پوری توجہ دے رہی ہے۔اس وقت صوبہ بھر کے دو سو پچاس اداروں میں تقریباً 29ہزار خصوصی طلباء و طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں جنہیں مفت رہائش، کھانا، امدادی آلات اور یونیفارم کے علاوہ وظائف بھی دیئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

48۔ ہماری معیشت کی ترقی ان محنت کشوں کی مرہون منت ہے جو اپنا خون پسینہ ایک کر کے صنعتوں کے پہیوں کو رواں دواں رکھتے ہیں لیکن اس امر سے بھی انکار ممکن نہیں کہ ہمارے محنت کشوں کی زندگیاں آج بھی اقبال کے اس شعر کی عملی تفسیر ہیں جس میں انہوں نے کہا تھا کہ:

ہیں تلخ بہت بندہ مزدور کے اوقات

جناب سپیکر!

49۔ محنت کشوں کے شب و روز کی اس تلخی کو کم کرنے کے لئے حکومت پنجاب صوبے میں کئی منصوبوں پر عمل کر رہی ہے۔ قومی معیشت کے ان معماروں کو مالکانہ حقوق پر مفت رہائش کی سہولت مہیا کرنے کے لئے سندر اور ملتان میں 10۔ارب روپے کی مالیت کے منصوبے شروع کئے گئے ہیں۔ اسی طرح حکومت پنجاب نے رواں مالی سال میں محنت کشوں اور ان کے اہل خانہ کے لئے فیصل آباد میں ایک سو بیس بستروں پر مشتمل Maternity and Child Health Centre، رحیم یار خان اور جھنگ میں 50,50 بستروں پر مشتمل سوشل سکیورٹی ہسپتال کا منصوبہ شروع کیا ہے۔

جناب سپیکر!

50۔ قیام پاکستان سے لے کر استحکام پاکستان کی جدوجہد میں Minorities کے قابل قدر کردار کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ہمارے معاشرے کا نہایت اہم حصہ ہیں۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں Minorities کے لئے ایک ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس رقم سے طلباء کو وظائف بھی دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

51۔ مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا یہ عزم ہے کہ پنجاب میں بسنے والا کوئی باصلاحیت اور ذہین طالب علم محض وسائل کی کمی کی وجہ سے اعلیٰ اور معیاری تعلیم سے محروم نہ رہے۔ اس مقصد کے لئے ذہین اور محنتی طلباء کو وظائف دینے کے لئے آئندہ مالی سال میں Punjab Educational Endowment Fund کے لئے 2۔ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ جس کے بعد اس فنڈ کی مالیت 15.30۔ارب روپے تک پہنچ جائے گی اور اگلے برس تک اس فنڈ سے وظائف حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد ایک لاکھ سے بڑھ جائے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

52۔ حکومت پنجاب کی طرف سے صوبے کے لاکھوں غریب والدین کو یہ سہولت دی گئی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو سرکاری خرچ پر اپنی پسند کے پرائیویٹ سکولوں میں تعلیم دلا سکیں۔ چنانچہ اس وقت پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ذریعے سولہ لاکھ سے زائد بچے پرائیویٹ سکولوں

میں بالکل مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔غریب عوام کے بچوں کی تعلیم کے اس پروگرام کے لئے 10۔ارب 50کروڑروپے سے زائد رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

53۔ صوبے کے بے روزگار نوجوان مردوں اور خواتین کو باعزت روزگار فراہم کرنے کے لئے "اپنا روزگار سکیم" کے تحت پچاس ہزار گاڑیاں فراہم کی جارہی ہیں۔31۔ارب روپے کی اس سکیم میں جنوبی پنجاب کے لئے 10فیصد اضافی کوٹا مختص کیا گیا ہے۔گاڑیوں کی لاگت کا 100فیصد مارک اپ حکومت پنجاب خود ادا کرتی ہے اور ان کی تقسیم کمپیوٹر پر قرعہ اندازی کے ذریعے انتہائی شفاف طریقے سے کی جاتی ہے۔حکومت پنجاب کی طرف سے اس سکیم کے لئے مجموعی طور پر 6۔ارب 37کروڑ روپے کی سبسڈی فراہم کی جائے گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کورس کی صورت میں
"جھوٹ ہے سب جھوٹ ہے ،جھوٹے" کی مسلسل نعرے بازی کرتے رہے)

جناب سپیکر!

54۔ آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کے ذریعے کم آمدنی کے حامل افراد کو رہائشی سہولیات فراہم کرنے کے پروگرام پر عملدرآمد جاری ہے۔اس ضمن میں اب تک لاہور، فیصل آباد اور ساہیوال میں اعلیٰ معیار کی رہائشی سکیمیں مکمل کی جاچکی ہیں۔آئندہ مالی سال کے دوران صوبے کے مختلف مقامات پر ایسی مزید سکیموں کا آغاز کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

55۔ ابھی میں نے چیدہ چیدہ منصوبوں اور پروگراموں کا ذکر کیا ہے جن پر حکومت پنجاب صوبے میں غربت کے خاتمے اور پسماندہ اور کم وسیلہ طبقات کی بہبود کے لئے عملدرآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جھوٹ ہے ،جھوٹ ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

56۔ اس وقت پاکستان کو جن سنگین ترین مسائل کا سامنا ہے ان میں دہشت گردی سر فہرست ہے۔حکومت پنجاب دہشت گردی کے اس سنگین مسئلے سے نمٹنے کے لئے اپنی تمام تر

صلاحیتیں استعمال کر رہی ہے۔ پنجاب کو پاکستان کی تاریخ کی پہلی Counter Terrorism Force بنانے کا اعزاز حاصل ہے۔ ایک ہزار پانچ سو Corporals پر مشتمل اس فورس میں بھرتی کے لئے میرٹ اور اہلیت کے کڑے اصولوں کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

57۔ حکومت نے بڑے شہروں میں Safe City پروگرام کے اجراء کا فیصلہ کیا ہے جس کا آغاز صوبائی دارالحکومت سے کیا جا رہا ہے اور اس کے لئے اگلے مالی سال کے دوران 4۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت جدید آلات اور کیمروں کے ذریعے نگرانی، قانون شکن اور شر پسند عناصر کی نشاندہی اور انہیں ایک لمحہ ضائع کئے بغیر قانون کی گرفت میں لانے کا ایک مربوط نظام تیار کیا جا رہا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ منصوبے لاہور میں دسمبر 2015 تک اور راولپنڈی، فیصل آباد، ملتان اور گوجرانوالہ میں 2016 کے دوران مکمل ہو جائیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جھوٹ ہے، جھوٹ ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

58۔ عوام کو روایتی تھانہ کلچر سے نجات دلانے اور ایک خوشگوار ماحول میں ان کی شکایات کے فوری ازالے کے لئے صوبہ بھر میں مختلف مقامات پر 80 پولیس سروس سنٹرز قائم کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

59۔ 2015-16 کے لئے محکمہ پولیس کے بجٹ میں مجموعی طور پر 94۔ارب 67 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز پیش کی جا رہی ہے۔ یہ رقم دوسرے اخراجات کے علاوہ جدید خطوط پر تربیت، جدید ساز و سامان کی فراہمی اور ٹیکنالوجی کے ذریعے پولیس کی کارکردگی کو بہتر بنانے پر صرف کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

60۔ صوبے کے عوام کے لئے سستے اور بلا تاخیر انصاف کی فراہمی حکومت کا نصب العین ہے۔ چنانچہ حکومت پنجاب نے پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ Additional District &

Session Judges کی 317 اور Civil Judges کی 696 نئی اسامیاں پیدا کی ہیں۔
صوبے میں مختلف عدالتوں کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 18۔ارب 11 کروڑ روپے مختص کئے جارہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جھوٹ ہے، جھوٹ ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

61۔ ہمارے معاشرے میں زندگی کی دیگر سہولتوں کی طرح آرام دہ اور باوقار ٹرانسپورٹ پر بھی محض صاحب ثروت طبقے کا حق سمجھا جاتا تھا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس تکلیف دہ صورتحال کے خاتمے اور عوام کو سستی اور انتہائی معیاری ٹرانسپورٹ فراہم کرنے کے لئے میٹرو بس ٹرانسپورٹ کلچر متعارف کرایا ہے۔ حکومت پنجاب نے لاہور میٹرو بس کے کامیاب منصوبے کے بعد راولپنڈی اسلام آباد میں "پاکستان میٹرو بس" کا منصوبہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تقریباً 44۔ارب 85 کروڑ روپے کی لاگت سے ریکارڈ time میں مکمل کر لیا ہے۔ اس سسٹم کے تحت چلنے والی ائر کنڈیشنڈ بسیں روزانہ تقریباً ڈیڑھ لاکھ مسافروں کو سفر کی سہولت مہیا کر رہی ہیں۔ میٹرو بس کی تعمیر کا اگلا منصوبہ ملتان میں شروع کیا جاچکا ہے۔ اس کے علاوہ صوبائی دارالحکومت کے لئے 27 کلو میٹر طویل پاکستان کی تاریخ کا پہلا میٹرو ٹرین Orange Line کا منصوبہ جلد شروع کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

62۔ کون نہیں جانتا کہ پاکستان کی تاریخ کے ہر دور میں مختلف جماعتوں اور راہنماؤں کی طرف سے جنوبی پنجاب کی پسماندگی کو محض سیاسی نعرے کے طور پر استعمال کیا گیا مگر پاکستان مسلم لیگ (ن) کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے جنوبی پنجاب کی ترقی اور خوشحالی کو ہمیشہ مقدم رکھتے ہوئے صوبے کے بجٹ میں جنوبی پنجاب کے لئے مختص فنڈز کی رقم کو اس کی آبادی کے تناسب سے کہیں زیادہ رکھا۔ ہم نے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں بھی اس مثبت روایت کو برقرار رکھا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جھوٹ ہے، جھوٹ ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

63۔ میں تفصیلات میں جائے بغیر جنوبی پنجاب کی تعمیر و ترقی کے چیدہ چیدہ منصوبے اس ایوان کے سامنے ضرور رکھنا چاہوں گی:

(1) 26۔ارب روپے کی لاگت سے ملتان میں میٹرو بس کا منصوبہ۔

(2) 30۔ارب روپے سے جنوبی پنجاب کے گیارہ اضلاع میں "صاف پانی پروگرام" کا اجراء۔

(3) 150۔ارب روپے سے بہاولپور میں قائداعظم سولر پارک کا قیام۔

(4) 67۔ارب 50کروڑ روپے سے دیہی سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کا عظیم الشان منصوبہ۔

(5) 9۔ارب 38کروڑ روپے سے رحیم یار خاں میں Khawaja Farid Engineering and Information Technology University، بہاولپور میں Veterinary University ملتان میں میاں محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی اور بہاولنگر میں میڈیکل کالج کے قیام کے علاوہ مظفر گڑھ میں طیب اردگان ہسپتال کی 500بیڈز تک توسیع۔

(6) 4۔ارب روپے سے زائد کی رقم سے بہاولپور، بہاولنگر، مظفر گڑھ اور راجن پور کے اضلاع میں غربت کے خاتمے کے لئے Southern Punjab Poverty Alleviation Programme کا اجراء۔

(7) ایک ارب 30کروڑ روپے سے چولستان میں وزیر اعلیٰ پیکج کے تحت ترقیاتی پروگرام۔

(8) 10۔ارب 60کروڑ روپے سے ڈیرہ غازی خان اور راجن پور میں رود کوہیوں (Hill Torrents) سے آنے والے سیلابی ریلوں کی روک تھام کے منصوبے۔

(9) 3۔ارب 38کروڑ روپے سے ڈی جی خان کے قبائلی علاقوں کے لئے خصوصی ترقیاتی پیکج۔

(10) 4۔ارب 90کروڑ روپے سے بہاولپور سے حاصل پور تک 77کلومیٹر کی dual carriageway کی تعمیر۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جھوٹ ہے، جھوٹ ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

64۔ بڑے شہر کسی بھی معیشت کے لئے Engines of Growth کی حیثیت رکھتے ہیں۔ حکومت نے آئندہ مالی سال کے دوران راولپنڈی، ملتان اور فیصل آباد سمیت صوبے کے مختلف شہروں کو جدید سہولیات اور infrastructure سے آراستہ کرنے کے لئے 16۔ارب 56کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے۔

جناب سپیکر!

65۔ ہماری آبادی کا نصف سے زیادہ حصہ خواتین پر مشتمل ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کوئی بھی معاشرہ خواتین کی شمولیت کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ اگلے مالی سال میں قومی تعمیر نو کے مختلف شعبوں میں خواتین کی فلاح و بہبود پر ترقیاتی بجٹ سے مجموعی طور پر 32۔ارب 16کروڑ روپے صرف کئے جا رہے ہیں۔ سرکاری ملازمتوں میں خواتین کے لئے 15فیصد کوٹا اور عمر کی حد میں تین سال کی رعایت اور ملازمت پیشہ خواتین کے لئے ڈے کیئر سنٹرز اور ہاسٹلوں کا قیام ہماری حکومت کی اس پالیسی کی آئینہ دار ہیں۔

جناب سپیکر!

66۔ آج کے دور میں گڈ گورننس کے مقاصد کے حصول کے لئے انفارمیشن ٹیکنالوجی کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہو چکی ہے۔ چنانچہ صوبے میں مختلف سرکاری محکموں کی کارکردگی کو بہتر کرنے اور ان کی مانیٹرنگ کے نظام کو مؤثر بنانے کے لئے سمارٹ گورننس کے نظام کے تحت انفارمیشن ٹیکنالوجی کو بھرپور طور پر استعمال کیا جا رہا ہے جس کی تحسین ورلڈ بنک جیسے عالمی ادارے نے بھی کی ہے۔

جناب سپیکر!

67۔ اب میں مختصر الفاظ میں حکومت پنجاب کی ان کوششوں کا ذکر کرنا چاہوں گی جو اس نے پنجاب کے عوام کو محکمہ مال کے صدیوں پرانے اور فرسودہ استحصالی نظام سے نجات دلانے کے لئے کئے ہیں۔ مختلف مشکلات کے باوجود پنجاب کی تمام تحصیلوں میں Computerization of Land Record کے عمل کو جون 2015 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ اس پروگرام کے تحت اب تک زمینوں کے 5½کروڑ اندراجات اور 22500موضع جات کا اراضی ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے۔ اس وقت صوبے بھر کے ڈیڑھ لاکھ مالکان اراضی ماہانہ اس تبدیل نظام سے استفادہ کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

68۔ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے تیار کئے گئے منصوبوں کی تکمیل وسائل کی فراہمی سے مشروط ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں عوام کی مالی مشکلات اور مسائل کا بھی احساس ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ محاصل میں اضافے کے لئے موجودہ ٹیکسوں کی وصولی کے نظام میں خامیوں

کو دور کیا جائے اور ان لوگوں کو ٹیکس نیٹ میں لایا جائے جو ٹیکس ادا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"جھوٹ ہے، جھوٹ ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

69۔ پنجاب حکومت نے چھوٹے کاروبار کو سیلز ٹیکس میں ریلیف دینے کے لئے ایک درجن کے قریب سیکٹرز میں مقررہ مدت کے لئے Reduced Rate Scheme رائج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔اس سکیم کے اطلاق پر سولہ فیصد کی بجائے دو فیصد سے لے کر دس فیصد تک flat Rate سیلز ٹیکس لاگو ہو گا۔پنجاب ریونیو اتھارٹی نے محصولات کو بہتر اور شفاف بنانے کے لئے ریسٹورنٹ سیکٹر میں Restaurant Invoice Monitoring System کے اجراء کا فیصلہ کیا ہے۔اس کے علاوہ پنجاب کے طول و عرض میں Taxpayers کی سہولت کے لئے پنجاب ریونیو اتھارٹی نے راولپنڈی، گوجرانوالہ، ملتان اور فیصل آباد میں کمشنریٹ قائم کئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"جھوٹ ہے، جھوٹ ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

70۔ دوران سال 15-2014 میں بہتر حکمت عملی اور جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے محاصل کی وصولی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔Taxpayers کی سہولت کے لئے تمام ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ دفاتر میں خصوصی مراکز قائم کئے گئے ہیں۔میں یہاں یہ تجویز دینا چاہتا ہوں کہ ایجوکیشن سیکٹر کے لئے یہ بہت good news ہے باوجود اس کے کہ ملک بھر میں مختلف صوبوں میں انٹرنیٹ سروسز کو tax لیا جا رہا ہے۔آج ہم نے کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ پنجاب میں انٹرنیٹ سروسز کو tax نہیں کیا جائے گا جو آئی ڈی نوٹیفکیشن کیا گیا ہے اس کو withdraw کیا جا رہا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

71- حکومت پنجاب قومی یکجہتی اور صوبائی ہم آہنگی پر پختہ یقین رکھتی ہے۔ اسی جذبہ کے تحت اگلے مالی سال 15-2014 میں صوبہ بلوچستان کے عوام سے خیر سگالی کے طور پر 2 ارب روپے سے زائد مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔ اس رقم سے کوئٹہ میں ایک ارب روپے کی لاگت سے دل کے امراض کے ہسپتال کی تعمیر کا آغاز کیا جارہا ہے۔ اسی طرح قومی یکجہتی اور صوبائی ہم آہنگی کے جذبے کے تحت صحت اور تعلیم سے متعلق مختلف پروگراموں میں سندھ اور خیبر پختونخوا کے عوام کی شمولیت کو بھی یقینی بنایا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"جھوٹ ہے، جھوٹ ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

72- حکومت نے صوبہ بھر کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشنوں میں 7.5 فیصد اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسی طرح حکومت نے سرکاری ملازمین کو 12-2011 میں ملنے والے ایڈہاک ریلیف الاؤنسز کو ان کی بنیادی تنخواہوں میں ضم کرنے اور ان کے میڈیکل الاؤنس میں 25 فیصد اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میڈیکل الاؤنس میں یہ اضافہ پنشنرز کو بھی حاصل ہوگا۔ حکومت نے نجی شعبہ میں کام کرنے والے محنت کشوں اور کارکنوں کی کم از کم اجرت -/12,000 روپے سے بڑھا کر -/13,000 روپے ماہانہ کرنے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"جھوٹ ہے، جھوٹ ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

73- مجھے خوشی ہے کہ ہماری حکومت کا بجٹ ایک عوام دوست، متوازن اور ترقیاتی بجٹ ہے۔ میں اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے کابینہ کے ارکان، ممبران اسمبلی، محکمہ خزانہ اور محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے افسران، ماتحت عملے اور اپنے سٹاف کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جنہوں نے اس بجٹ کی تیاری میں شب و روز انتھک محنت کی۔ میں پنجاب کے ترقیاتی عمل میں تعاون پر عالمی اداروں ورلڈ بینک، ایشین ڈویلپمنٹ بینک اور DFID کا بھی شکریہ ادا

کرنا ہے۔ میں اپنی تقریر کا اختتام پنجاب کے عوام خصوصاً پسماندہ علاقوں اور محروم طبقات سے تعلق رکھنے والے ہر فرد کے لئے اس خواہش اور دعا کے ساتھ کرنا چاہوں گی کہ:

امن ملے ترے بچوں کو اور انصاف ملے
چاندی جیسا دودھ ملے اور پانی صاف ملے
اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو!
پاکستان پائندہ باد
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب میں وزیر خزانہ سے کہوں گا کہ گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 16-2015 پیش کریں۔

سالانہ بجٹ گوشوارہ بابت سال 16-2015 کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! میں گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 16-2015 پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، گوشوارہ سالانہ بجٹ 16-2015 پیش کر دیا گیا۔ اب وزیر خزانہ گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال 15-2014 پیش کریں۔

ضمنی بجٹ گوشوارہ بابت سال 15-2014 کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! میں گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال 15-2014 پیش کرتی ہوں۔

مسودات قانون
(جو متعارف ہوئے)

جناب سپیکر: جی، گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت 15-2014 پیش کر دیا گیا۔

Minister for Finance! May introduce the Punjab Finance Bill 2015.

مسودہ قانون مالیات پنجاب 2015

MINISTER FOR FINANCE (Dr Ayesha Ghaus Pasha): Mr Speaker! I introduce the Punjab Finance Bill 2015.

MR SPEAKER: The Punjab Finance Bill 2015 has been introduced.

Minister for Finance may introduce the Punjab Infrastructure Development Cess Bill, 2015.

مسودہ قانون انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس پنجاب 2015

MINISTER FOR FINANCE (Dr Ayesha Ghaus Pasha): Mr Speaker! I introduce the Punjab Infrastructure Development Cess Bill, 2015.

MR SPEAKER: The Punjab Infrastructure Development Cess Bill, 2015 has been introduced.

Minister for Finance may lay the notifications relating to the amendments in the Second Schedule of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012 and the Rules made under the Act ibid.

قواعد اور ترامیم کا ایوان کی میز پر رکھا جانا
قانون خدمات پر سیلز ٹیکس پنجاب 2012 کی دفعہ 5(3) کے تحت
دوسرے شیڈول میں ترمیم اور متذکرہ قانون کی دفعہ 76(2) کے
تحت وضع کردہ قواعد کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR FINANCE (Dr Ayesha Ghaus Pasha): Mr Speaker! I lay the notifications relating to the amendments in the Second Schedule of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012 and the Rules made under the Act ibid.

MR SPEAKER: The notifications relating to the amendments in the Second Schedule of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012 and the Rules made under the Act ibid has been laid.

ماشاءاللہ۔آج کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔میں معزز ممبران سے گزارش کروں گا کہ سوموار 15۔جون 2015 سے سالانہ بجٹ پر عام بحث کا آغاز ہوگا۔عام بحث کے لئے پانچ یوم مقرر کئے گئے ہیں جو کہ 19۔جون 2015 تک ہیں اس دن میں آخر میں بجٹ پر عام بحث کو wind up کرنے کے لئے وزیر خزانہ کو کہوں گا۔بجٹ کی عام بحث میں جو معزز ممبران حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے ناموں کا اندراج سیکرٹری اسمبلی کے پاس کروالیں ۔

اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 15۔جون 2015 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔